مرثیہ ۳۱

۵۵۱۱

عزیزو، فکر کرو تعزیہ اٹھانے کی — جہاں میں دھوم ہے ماہِ عزا کے جانے کی
یہ رات آئی ہے رونے اور رلانے کی (۱) — سحر قریب ہے شہ کے گلا کٹانے کی
تمام ہوتے ہیں دس دن رسولؐ روئیں گے
حسینؑ امام بھی اب کل تمام ہوئیں گے

نہ کل حسینؑ ہے، نہ یہ حسینؑ کا دربار — تباہ ہوگی، تمہارے امام کی سرکار
کٹے گا صبح سے، کل باغِ احمدِؐ مختار (۲) — نہ دن ڈھلے گا کہ جو کٹ چکے گا سب گلزار
شبِ وداعِ امامِ غریب آئی ہے
علیؑ کے لال سے اب سال بھر جدائی ہے

بڑھاؤ فرشِ سیہ کو کہ ہو چکا ہے عزا — اب آج خاک پہ بیٹھے گی فاطمہ زہراؑ
برہنہ سر کو کرو، ننگے سر ہیں شیرِ خدا (۳) — عمامہ آج رسولِ خدا کے سر سے گرا
گو یہ تعزیے سب زیرِ خاک جائیں گے
مگر حسینؑ نہ مر کے بھی گور پائیں گے

www.emarsiya.com

ابھی سے تعزیہ خانے ہیں کچھ اداس اداس — ابھی سے تعزیہ داروں کے اڑ گئے ہیں حواس
سر اپنا پیٹتے ہیں سب محب بہ حالتِ یاس (۴) — علم کے پاس تو کوئی ہے، کوئی تعزیے پاس
دعائیں زوجۂ نبیؐ مومنوں کو دیتی ہے
ہر ایک کی، زہراؑ بلائیں لیتی ہے

ہر ایک باجے کی، سن لو، بدل گئی ہے صدا — اگر صدا ہے تو یہ ہائے سیّدُ الشہداؑ
ہر اک دُہل کی یہ آواز ہے کہ واویلا (۵) — سنو بغور، صدا دے رہا ہے نقارا
قدم کو آج بہشتِ بریں میں دھرتے ہیں
حسینؑ تعزیہ خانے سے کوچ کرتے ہیں

جہاں سے کوچ یہ کرتا ہے کون بے چارہ — کہ سینہ پیٹتا ہے چوب سے جو نقارا
یہ اس کا کوچ ہے جو فاطمہؑ کا ہے پیارا (۶) — یہ اس کا کوچ ہے جس کو کہ شمر نے مارا
ہزار حیف، چلا غم امامِ عالی کا
جہاں سے کوچ ہے دونوں جہاں کے والی کا

حسینؑ ہوئیں گے، کل دوپہر، رن میں قتیل
ہر اک مقام سے، پانی کی کل اٹھے گی سبیل
نہ کل یہ بزم ہے نہ قمقمہ، نہ یہ قندیل (۷)
سحر بجھے گا چراغِ رسولؐ ربِّ جلیل
بتولؑ کھول کے بالوں کو خاک اڑائے گی
سحر کو مسندِ شبیرؑ الٹی جائے گی

نہ زندگی پہ ہو نازاں، نہیں ہے اس کو ثبات
کسے خبر ہے کہ دیکھیں گے پھر یہ دسویں رات
وہ لوگ، سالِ گزشتہ تھے جو بہ قیدِ حیات (۸)
کہاں ہیں آج؟ جو روئیں یہاں بتولؑ کے ساتھ
مگر یقیں ہے کہ اِس شب کو وہ نہ سوئیں گے
لحد میں، ماتمِ شبیرؑ کر کے، روئیں گے

حسینؑ کہتے ہیں، یارو، ہمیں وداع کرو!
بتولؑ کہتی ہے تم سے کہ مجھ کو پرسا دو
حسینؑ امام کو جی بھر کے آج تم رو لو (۹)
بہت ٹھہرنے کی فرصت نہیں ہے اب مجھ کو
مجھے بھی بی بیوں کے ساتھ بیٹھ رونا ہے
ہر ایک تعزیہ خانے میں مجھ کو جانا ہے

www.emarsiya.com

تمام ہوتا ہے ماتم، اٹھاؤ آج علم
کہ کل حسینؑ کے بازو کے ہاتھ ہوں گے قلم
لگے گا مشکِ سکینہؑ پہ ناوکِ اظلم (۱۰)
لبِ فرات پہ عباسؑ ہوئیں گے بے دم
معِ سپاہِ حسینی، بہشت جاوے گا
علم اٹھاؤ، اِسے کون اب اٹھاوے گا

تم آج فاطمہؑ کے ساتھ کر لو آہ و بکا
کہ کل تو بیٹھ کے لاشے پہ روئیں گی زہراؑ
جنابِ حیدرؑ صفدر کو دے لو تم پرسا (۱۱)
کہ کل وہ روئیں گے عباسؑ کو لبِ دریا
نظر جو پہلی سی رونق، نہیں وہ آتی ہے
رسولؐ جاتے ہیں یاں سے، بتولؑ جاتی ہے

یہاں بہشت سے، کل شب جو آئیں گی زہراؑ
پسر کا تعزیہ اس جا نہ پائیں گی زہراؑ
زمیں پہ روئیں گی اور خاک اڑائیں گی زہراؑ (۱۲)
یہ حوریوں کو بہ رقت سنائیں گی زہراؑ
کہاں ہے تعزیہ، جس کے نثار جاؤں میں؟
گلے سے قبرِ حسینؑ و حسنؑ لگاؤں میں!

یہ کل کی بات ہے، یاں مومنین تھے ننگے سر
وہاں اگر تھا تو یاں شمع اور تھا منبر
اب آج کوئی نہیں اِس جگہ پہ ننگے سر
پڑا اداس ہے کیا ماتمِ حسینؑ کا گھر
شبِ گذشتہ یہاں فرطِ شورِ ماتم تھا
یہاں علم تھا، یہاں تعزیہ حسینؑ کا تھا (۱۳)

بتولِ پاک سے حوریں کہیں گی یہ رو کر
کہ تعزیوں کو کیا دفن خاک کے اندر
بتولؑ ان سے یہ فرمائیں گی، بہ دیدۂ تر
پڑا ہے خاک پہ بے گور سبطِ پیمبر
پسر کے رنج سے نالاں بتولؑ کا دل ہے
مرا حسینؑ، نہیں کیا لحد کے قابل ہے (۱۴)

سر اپنا کھول کے زینبؑ بھی خاک اڑاتی ہے
کبھی وہ بازوئے سجادؑ کو ہلاتی ہے
ہلا ہلا کے کبھی شانہ یہ سُناتی ہے
یہ رات جاتی نہیں، مری جان جاتی ہے
اٹھو مریض! کہ اب ہم تباہ ہوتے ہیں
پدر کے کوچ کی شب ہے اور آپ سوتے ہیں (۱۵)

www.emarsiya.com

اٹھو، حسینؑ کی آج آخری زیارت ہے
گلے سے باپ کے مل لو کہ ان کی رحلت ہے
نبیؐ کی آل پہ کل بے کسی اور آفت ہے
نہ سوؤ اتنا، کہ سوتی تمہاری قسمت ہے
حسینؑ تیغِ جفا اپنے حلق پر لے گا
بتا، مریض، تجھے کون کل دوا دے گا (۱۶)

کبھی نجف کی طرف دیکھ با دلِ ناشاد
بیان کرتی تھی یہ زینبؑ خجستہ نہاد
تباہ ہوتے ہیں سادات، یا علیؑ فریاد!
تمہاری آل کے اوپر ہے کس قدر بیداد
زمانہ، دل بہ زہراؑ سے پھر گیا، بابا!
حسینؑ آپ کا، نرغے میں گھر گیا، بابا! (۱۷)

صدا علیؑ کی ہے زینبؑ کے کان میں آتی
کہ آج، روح ہے میری، لحد میں گھبراتی
یہاں میں روتا ہوں، نجف میں ہے وہاں چھاتی
یہ رات دیکھ تو تجھ پر ہے کیا بلا لاتی
زمیں پہ رنج سے میں بار بار گرتا ہوں
جگر کو تھامے ہوئے گردِ خیمہ پھرتا ہوں (۱۸)

www.emarsiya.com

یہ تذکرہ تھا کہ ناگہ ہوئی سحر بھی عیاں   وداع ہو کے چلے قتل گہ کو شاہِ زماں
اُلٹ کے مسندِ شبیرؑ روئے خورد و کلاں (۱۹) جناب فاطمۂ کبریٰ نے سر کیا عریاں
پکاری، فضہ، اٹھو، شاہ رن میں آتے ہیں
جہاں سے پنجتن پاک، آج جاتے ہیں

کتابِ معتبرہ میں یہ، مومنو، ہے لکھا   گئے تھے خیمے سے اِک دو قدم، شہ دوسرا
کہ ذوالجناحِ جنابِ حسینؑ ٹھہر رہا (۲۰) لگایا شاہ نے کوڑا، مگر قدم نہ ہلا
کیا خیال کہ جینے سے یہ ڈرا سا ہے
چلے تو کیا چلے، یہ تین دن سے پیاسا ہے

حسینؑ فکر میں روتے تھے با دلِ ناچار   کہ آئی کان میں آوازِ احمدِ مختار
حسینؑ، تری غریبی پہ ہے رسولؐ نثار (۲۱) اگرچہ چل نہیں سکتا ہے پیاس سے رہوار
پیادہ پا طرفِ قتل گاہ جاؤ تم
کٹا کے حلق کو، امت کو بخشواؤ تم

www.emarsiya.com

اگرچہ آپ کے پاؤں میں ہے نہیں طاقت   کہ تین روز سے ہے تم پہ پیاس کی شدت
بدن پہ زخم لگے ہیں، یہ غیر تھی صورت (۲۲) مگر یہ جان لو ہے وقتِ بخششِ امت
گلا کٹانے میں تاخیر مت کرو، بیٹا!
ہمارا دوش تو حاضر ہے، بیٹھ لو بیٹا!

حسینؑ خوب سا روئے نبیؐ کا سن کے کلام   کہا، نہ کیجے تشویش، یا رسولِ انام
تمہارے مومنو پر، ہوئے گا نثار، غلام (۲۳) یہ کہہ کے گھوڑے سے کہنے لگے بہ خلق تمام
زیادہ مجھ سے، تجھے اپنی جان پیاری ہے
اٹھا قدم کہ مری آخری سواری ہے

رسولؐ کہتے ہیں مجھ سے کہ حلق جلد کٹا   بتولؑ کہتی ہے، جنت میں جلد آ بیٹا!
حسینؑ مرنے کو جاتا ہے، جلد پاؤں اٹھا (۲۴) کہا یہ اسپِ وفادار نے کہ اے مولا!
میں کیا کہوں کہ ہے اِس وقت جو ملال مجھے
فغانِ فاطمہؑ زہرا کا ہے خیال مجھے

www.emarsiya.com

مجھے یہ فکر ہے، محشر میں پوچھیں گی زہرؑا تو میرے بیٹے کو کیوں قتل گہ میں لے کے گیا؟
تمہاری والدہ صاحب سے تب کہوں گا کیا (۲۵) اور اس الم کے سوا ایک غم ہے اور آقا!

قدم اٹھاؤں میں کیا، جان اضطراب میں ہے
سکینہؑ آپ کی، لپٹی ہوئی رکاب میں ہے

حسینؑ کود پڑے خاک پر بہ چشمِ پُر آب لیا سکینہؑ کو گودی میں بادلِ بے تاب
کہا کہ روکتی کیوں ہو مجھے ز راہِ صواب (۲۶) رکاب موت نے تھامی ہے، چھوڑ دے تو رکاب

یہ آپ سے ہے وصیت نبیؐ کے جانی کی
ہمارے نام کی رکھنا سبیل پانی کی

بٹھا کے بیٹی کو خیمے میں بادلِ ناکام میں کس زبان سے اس روز کا لکھوں انجام
وہ دن تمام ہوا کیا، ہوئے حسینؑ تمام (۲۷) ہوئے روانۂ میدانِ کارزار، امام

مسافروں کو، قضا نے، سفر میں لوٹ لیا
علیؑ کے باغ کو، اک دوپہر میں لوٹ لیا

www.emarsiya.com

سپاہِ ظلم میں شبیرؑ رہ گئے ششدر گئے بہشت میں انصار، حلق کٹوا کر
فراقِ اکبرؑ و عباسؑ میں برہنہ سر (۲۸) کمر پہ ہاتھ کبھی اور کبھی کلیجے پر

بتولؑ روتی تھی، ظالم مگر نہ ڈرتے تھے
ثواب جان کے، سیدؑ کو قتل کرتے تھے

گرا زمین پہ ناگاہ دلبرِ زہرؑا اُدھر سے شمر چلا اور ادھر سے آئی قضا
وہ بوسہ گاہِ محمدؐ، وہ پھول سا سینا (۲۹) قدم کو بے ادبی سے وہیں، شقی نے دھرا

بتولؑ قبر میں رو رو کے منہ کو ڈھانپتی تھی
پڑی تھی پاس جو اکبرؑ کی لاش، کانپتی تھی

درِ خیام کا زینبؑ نے پردہ جو اُلٹا کوئی بہن نہ وہ دیکھے جو اس نے ہائے دیکھا
بہ زیرِ تیغ شہِ دیں کو، لوٹتا پایا (۳۰) کہا یہ شمر سے، ظالم جو اس کو ذبح کیا

یتیم ہوگی سکینہؑ رسولؐ روئے گا!
پکارا شمر کہ مجھ کو ثواب ہوئے گا!

www.emarsiya.com

حسینؑ امام نے مظلومیت سے تب یہ کہا — کہ تیرے بس میں ہے اے شمر ابنِ شیرِ خدا
یہی خوشی ہے اگر تیری، کاٹوں خشک گلا (۳۱) ہمیں قبول ہے، تو ذبح کر ہمیں پیاسا
مگر یہ رحم کر ابنِ بتولؑ پر، ظالم!
دکھا دے لا کے سکینہ کو اک نظر ظالم

سکینہ بھی درِ خیمہ پہ تھی کھڑی اس آن — پکاری بیٹی کو کیا پوچھتے ہو، بابا جان
سکینہ تو درِ خیمہ پہ کر رہی تھی فغاں (۳۲) بہ زیرِ تیغ بھی بھولا نہ تم کو میرا دھیان
پکارے شہ، میں یتیمی پہ تیری مرتا ہوں!
خدا کی حفظ میں تجھ کو وداع کرتا ہوں!

یہ سینہ پیٹنے کی جا ہے، اے عزادارو! — کہا یہ شمر نے شہ سے کہ اے شہِ خوش خو
یہ بے کسی، یہ غریبی کسے دکھاتے ہو؟ (۳۳) یتیم ہوئے سکینہ، نہیں ترس مجھ کو
بلائیے کوئی وارث کہ جو بچا جاوے
قضا کے دام سے، اگر کوئی چھڑا جاوے

اگرچہ آپ ہی سید ہیں اور امام انام — مگر نہیں ہے کسی کی مجال، اے ناکام
کہ میرے ہاتھ کو اس وقت آ کے لیوے تھام (۳۴) ستم کی تیغ سے کٹنے نہ دے گلے امام
اگرچہ آئیں محمدؐ بھی اب مدینے سے
یہ دخل کیا کہ اٹھوں آپ کے میں سینے سے

www.emarsiya.com

کہا حسینؑ نے، اے شمر، کر نہ یہ گفتار — مدد کسی کی نہیں ہے حسینؑ کو درکار
تمام خلق کا مشکل کشا ہوں میں ناچار (۳۵) کہ مجھ حسینؑ کا وارث ہے خالقِ مختار
نہیں، حسینؑ سے وارث کسی کے ہوتے ہیں
وہ میرے گرد کھڑے پیٹ پیٹ کے روتے ہیں

یہ کہہ کے شمر سے بولا وہ فاطمہؑ کا پسر — کہ میرے داہنے پہلو کو دیکھ تو پھر کر
نگاہ کی جو ستمگار نے، یہ آیا نظر (۳۶) عمامہ خاک پہ ہے، پیٹتے ہیں پیغمبرؐ
حسنؑ ابنِ علیؑ پر نثار ہوتے ہیں
بدن سے لپٹے ہیں، زار و نزار روتے ہیں

یہ حال دیکھ کے جلاد گر پڑا غش ہو   جب آیا ہوش تو اس سے یہ بولے شہ، رو رو
بتا، حسینؑ کا وارث نظر پڑا تجھ کو؟ (٣٧)   نگاہ، بائیں طرف کر، ذرا تو اے بدخو
مگر جو شمر نے کی خوف جاں ہوا اس کو
خدا کا شیر، کھلے سر، نظر پڑا اس کو

یہ حادثہ نظر آیا تو گر پڑا خوں خوار   جو آیا ہوش تو واں سے چلا بہ حالتِ زار
کہا یہی پسرِ سعد سے کہ اے سردار (٣٨)   چلے گی مجھ سے نہ حلقِ حسینؑ پر تلوار
گلے پہ شہ کی رواں تیغ مجھ سے کیا ہوئے
رسول اس کی جو بالیں پہ کھڑا ہوئے

کہا یہ تب پسرِ سعد نے کہ اے جرار   یہ سحر آلِ نبیؐ ہے، نہ خوف کر زنہار!
یہی تو وقتِ شجاعت ہے، زور کر اظہار (٣٩)   نہ کر ذرا ادبِ روحِ احمدِ مختار
نہ زندہ چھوڑ، تو اس تین دن کے پیاسے کو
دکھا دے [illegible] کو

www.emarsiya.com

یہ سن کے سینۂ شہ پر ہوا وہ آ کے سوار   بہت سا خاک پہ لوٹا رسولؐ کا دلدار
کہا یہ شمر نے، اب دیکھ پشت کو اک بار (٤٠)   مگر جو شمر نے کی، دیکھے حشر کے آثار
کہ بال تو ہیں کھلے اور غش مچائی ہے
جنابِ فاطمہؑ مقتل کی خاک اڑاتی ہے

کھلے ہیں گیسوئے مشکین فاطمہ زہراؑ   لگی ہے چہرۂ اقدس پہ خاکِ کرب و بلا
یہ حال دیکھ کے بھی، ہائے، وہ لعیں نہ ڈرا (٤١)   گلے پہ شہ کی رکھی تیغ اور یہ بولا
میں ذبح کرتا ہوں اس گل عذار کو، دیکھو!
بتولؑ، تم مرے خنجر کی دھار کو، دیکھو!

صدا بتولؑ کی آئی وہاں، ٹھہر ظالم!   خوشی ہو تیری جہاں تک، مجھے ستا ظالم!
گلا کروں گی نہ ہرگز، مجھے رلا ظالم! (٤٢)   مرے حسینؑ کو پانی مگر، پلا ظالم!
رلا نبیؐ کو، مجھے قبر میں نہ سونے دے!
سزا کو پہنچے گا، محشر کا دن تو ہونے دے!

www.emarsiya.com

جواب دو مجھے انصاف سے تم اہلِ عزا — لگے ہے شاہ کے نسبت پہ تیغ و تیر کوئی
وہ حلق خشک لگا کاٹنے جو اہلِ جفا (۴۳) خدا کی دے کے دُہائی یہ فاطمہؑ نے کہی
اٹھائے تیغ کہ بوسے گلے پہ دے لوں میں
ٹھہر ٹھہر کہ بلائیں پسر کی لے لوں میں

اسی کے واسطے زہراؑ نے آسیا پیسی — اسی کے واسطے کی فاطمہؑ نے فاقہ کشی
ہوئے گرم نہ میرے حضور اس کو کبھی (۴۴) اب آج پیشِ نظر اس پہ چل رہی ہے چھری
نبی کو حق سے نہیں، شمر ہائے ڈرتا ہے
کہ ماں کی گود میں بیٹے کو ذبح کرتا ہے

ہزار حیف کیا شمر نے نہ خوف ذرا — دکھا کے فاطمہؑ کو حلقِ شاہ کاٹا
زمیں پہ بیٹے کا لاشہ جو لوٹتا دیکھا (۴۵) یہ بین کرنے لگی سر کو پیٹ کے زہراؑ
ہوئے رسولؐ کی امت پہ تم فدا بیٹا
نثار تم پہ غریبا کے ماں فاطمہ زہراؑ

www.emarsiya.com

مجھے بتاؤ مسلمانوں میں کیا نہیں کہہ کر — تمہیں حسینؑ کہوں یا کہ بے کس و مضطر
تمہیں غریب کہوں یا کہ بے کس و مضطر (۴۶) تمہیں غریب کہوں یا کہ کشتۂ خنجر
یہ ظلم گرچہ ستمگار کا نرالا ہے
کہ ماں کی گود میں بیٹے کا سر اُتارا ہے

خبر ہے کچھ بھی کہ زینب کی چھنتی تھی چادر — پسر ہو شیرِ خدا کے، بچاؤ تم جا کر
اخو حسینؑ کہ بانو ہوئی ہے ننگے سر (۴۷) اخو حسینؑ سکینہ کے چھن گئے ہیں گہر
مدد کو جاؤ تم، اہلِ حرم بلاتے ہیں
اخو حسینؑ کو سادات لوٹے جاتے ہیں

دبیرِ خستہ قلم روک، دل ہوا افگار — دعا یہ مانگ خدا سے بہ دیدۂ خوں بار
بحقِ احمدِ مختار و حیدرِ کرار (۴۸) بحقِ شبرؑ و شبیرؑ فاطمۂ اطہار
نہ کوئی رنج میں آفاق میں سہوں یارب
حسینؑ امام کی برکت سے خوش رہوں یارب

www.emarsiya.com